مسلم معاشرے میں غیر اسلامی رسمیں

مولانا محمد امام اختر مصباحی

شادیوں میں اس وقت جس قدر تصنع، دکھاوا اور اسراف ہونے لگا ہے، وہ بھی قابل توجہ اور لائق اصلاح ہے، اسلام نے ہمیں اس معاملہ میں جس قدر سادگی کا حکم دیا ہے، اسی قدر تکلیف کا رواج بڑھتا جارہا ہے، اور مال و دولت اتنے ضائع ہو رہے ہیں، جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے، شادی کی تقریبات میں وہ لوگ جو دینی امور میں ایک روپیہ خرچ کرتے ہوئے رنجیدہ خاطر ہو جاتے ہیں، مگر سجاوت اور ڈیکوریشن میں ہزاروں اور لاکھوں روپے بڑی بے دردی سے پانی کی طرح بہا دیتے ہیں اور اس کو اپنی عزت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اسی طرح دعوتوں میں محض نام نمود اور شہرت کی خاطر ہزاروں لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے اور بلاضرورت طرح طرح کے قیمتی کھانے پکوائے جاتے ہیں، یہ فضول خرچی اور اسراف ہے جو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت ہی مذموم ہے، ارشاد ربانی ہے:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○

(سورۂ اعراف، آیت ۳۱)

کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ط اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ ط

(بنی اسرائیل)

مال میں فضول خرچی مت کرو، کیونکہ فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

پھر خاص نکاح جیسی تقریبات میں ہمیں حضرات صحابہ کا اسوۂ حسنہ اور طریقہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

بے پردگی، تصویر کشی وغیرہ علاوہ ازیں تقریبات نکاح میں جو منکرات خاص طور پر دیکھنے میں آتے ہیں ان میں بے پردگی اور بے حجابی بھی ہے، اول تو اب ہمارے یہاں شرعی پردہ ہی کہاں

رہا ہے؟ اور جن خاندانوں میں خوش قسمتی سے اس کا اہتمام اب بھی باقی ہے، ان میں بھی تقریبات کے موقع پر کھل کر بے پردگی کا مظاہرہ ہوتا ہے اور اسے عیب نہیں سمجھا جاتا۔ نوجوان لڑکے کھانے وغیرہ کے انتظام کے بہانے بے دھڑک شادی کے گھر میں آتے جاتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اچھے اچھے دین دار حضرات بھی اس برائی کو برائی نہیں سمجھتے۔ دوسرے یہ کہ ان مواقع پر دولہا کو سلامی کے لئے گھروں میں بلایا جاتا ہے اور عورتیں جن میں ۹۵ ؍ فیصد دولہا کے لئے غیر محرم ہوتی ہیں اسے گھیر لیتی ہیں، اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی کرتی ہیں اور اس کھلی ہوئی بے عزتی کو لازمی اور ضروری خیال کیا جاتا ہے، تف ہے اس بے حیائی پر اور ماتم ہے شرم و ناموس کی اس ذلت و رسوائی پر۔ تیسری اور سب سے بڑی مصیبت جو اب رواج پا چکی ہے۔ وہ فوٹو گرافی اور ویڈیو گرافی کی لعنت ہے جس نے شرم وحیاء کا دامن بالکل تار تار کر کے رکھ دیا ہے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے دولہا دلہن کے ساتھ گروپ فوٹو کھینچے جاتے ہیں پھر انہیں دوستوں کو تحفہ میں دیا جاتا ہے، ویڈیو کے ذریعے ان کی فلمیں بنائی جاتی ہیں اور بے شرمی کے ساتھ ان کی نمائش ہوتی ہے۔ (العیاذ باللہ) اس حیاء سوز تصویر کشی نے اسے مزید لعنت کا مستحق بنا دیا ہے، عقد نکاح جیسی مسنون عبادت اور مبارک مذہبی تقریب میں ایسے عظیم منکرات کا ارتکاب نہایت جسارت اور بے غیرتی کی بات ہے، کاش! ہمیں اس کی سنگینی کا احساس ہو اور اس لعنت سے قوم کو بچانے کی جدوجہد کر سکیں۔ اسی طریقہ پر تقریبات میں گانے بجانے کا اہتمام اور ریکارڈنگ وغیرہ ایسی واہیات و خرافات اور قطعاً خلاف شرع چیزیں ہیں جو ہرگز کسی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتیں، اور نوجوانوں کا گانے کی دھن کے ساتھ شراب پی پی کر ناچنا اور ڈانس کرنا نہایت ہی کمینہ پن اور چھچھورے پن کی ذلیل حرکتیں ہیں۔

اس سے بہرحال دور رہنا اور دوسروں کو دور رہنے کی تلقین کرنا ضروری ہے اور ساتھ میں ان برائیوں کے سدباب کے لئے اجتماعی طور پر اور سماجی تحریک کے انداز میں مسلسل کام کرنے کی ضرورت ہے۔

تلک:

اہل ہنود کی ان بے ہودہ رسموں نے ہمارے معاشرہ میں جگہ لی ہے، ان میں ایک نہایت رذیل اور گھٹیا رسم ''تلک'' کی ہے جس میں نہایت ہی بے غیرتی، بے شرمی اور بے حیائی کے ساتھ

لڑکے والے لڑکی والوں سے معقول رقم کے طالب ہوتے ہیں اور دنیوی ساز و سامان وغیرہ کی فرمائشوں کی تکمیل پر رشتہ موقوف رہتا ہے، اس غیر انسانی اور نامعقول رواج نے آج سیکڑوں نہیں ہزاروں مسلم بچیوں اور جوان لڑکیوں کو گھروں میں بلا شادی گھٹ گھٹ کر زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا ہے، کتنے ایسے غریب ماں، باپ ہیں جن کی راتوں کی نیندیں اس فکر میں اُڑ جاتی ہیں کہ وہ کیسے اپنی عزیز بچیوں کے لئے تلک وغیرہ کا انتظام کریں اور اپنے فرض سے سبکدوشی حاصل کریں۔

تلک سے بڑھ کر لالچ، طمع اور کمینہ پن کی کوئی مثال نہیں ہوسکتی اس رسم کا دین وشریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ سراسر ظلم ہے اور ناانصافی ہے اور اس کا نتیجہ کسی کے لئے بہتر صورت میں برآمد نہیں ہوسکتا حدیث میں آتا ہے کہ ''جو شخص کسی عورت سے مال و دولت کی بناء پر شادی کرتا ہے، تو خداوند قدوس اسے محتاج و مفلس اور فقیر بنا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ، جلد ثانی)

تلک یعنی لڑکی والوں سے روپے کا مطالبہ، مسلم معاشرہ کے لئے ایک رستا ہوا ناسور ہے، اس رسم نے صرف لڑکی کے لئے ہی ذلت کے اسباب فراہم نہیں کئے بلکہ یہ پوری قوم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے اسلام جیسا مقدس دین اور پاکیزہ مذہب ان خرافات کا متحمل ہرگز نہیں ہوسکتا اور نہ کسی حامل دین وشریعت سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اس رسم پر عمل کر کے اپنی قوم کیلئے بے عزتی کا سامان مہیا کرے گا۔

جہیز:

جہیز کے رو بجہ طریقے اور اس کے اثرات کے مفاسد بھی تلک کے مفساد سے کسی طرح کم نہیں ہیں، یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں ایک تو لڑکی کے والدین کا اپنی خوشی سے بلا دکھاوے، بلا جبر اور بلا مطالبہ کے، وسعت کے مطابق اپنی بچی کو کچھ ضرورت کی چیزیں دینا اس حد تک یہ امر بلاشبہ جائز ہے، جیسا کہ منقول ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رخصتی کے وقت کچھ چیزیں مرحمت فرمائی تھیں (اس قول کو احادیث کی اکثر کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے) لیکن دوسری چیز جو رائج ہے وہ یہ کہ لڑکے والوں کی طرف سے صراحۃً یا دلالۃً اس کا مطالبہ ہوتا ہے کہ لڑکی زیادہ سے زیادہ جہیز لے کر آئے اور اگر کم نصیبی سے لڑکی شرط کے مطابق یا خواہش کے موافق جہیز نہ لے کر آئے تو سسرال میں اس کے ساتھ سوتیلا سلوک برتا جاتا ہے، بات بات پر

اسے طعنے دیئے جاتے ہیں اور گھر کے افراد کی طرف سے اس کی توہین وتذلیل کی جاتی ہے۔ کثرت جہیز اور اس کے دکھاوے کی وبا آج ہمارے معاشرہ کی پستی کی نشانی بن چکی ہے، بے شمار لڑکیاں جہیز کا انتظام نہ ہونے کی بناء پر گھروں میں بیٹھ کر عمریں گزار رہی ہیں، کتنی ہی شادیاں جہیز کی کمی کے باعث ناکام ہو چکی ہیں، اور کتنے غریب اور متوسط طبقہ کے لوگ جہیز کی تیاری میں سودی قرضوں کے بوجھ میں دبے پڑے ہیں، اور اپنی جائیدادیں اور سرمایہ جات اس قبیح رسم ورواج کی تکمیل میں گنوا چکے ہیں۔

کاش! معاشرہ کے بااثر اور باعزت لوگ اس مسئلہ کی سنگینی کا سنجیدگی سے جائزہ لیں اور خود اس ''کثرتِ جہیز'' کے عمل سے پرہیز کریں تاکہ دوسروں کی بھی حوصلہ افزائی ہو اور اس وبا کے اثرات کم ہو سکیں، اس سلسلہ میں اخلاص کے ساتھ جہد مسلسل کی ضرورت ہے۔

نکاح کی تقریب:

نکاح کا انعقاد شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے تاکہ دنیوی واُخروی برکتوں سے مالا مال ہوا جا سکے اس بارے میں مندرجہ ذیل ہدایتوں پر عمل کیا جائے۔

۱۔ ایک عمومی ضابطہ تو یہ ہے کہ پوری تقریب میں اسراف بے جا اور فضول خرچیوں سے گریز کیا جائے، ارشاد نبوی ہے: سب سے بابرکت اور باعظمت نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم خرچ ہو۔ (مشکوٰۃ، جلد دوم)

۲۔ نکاح کی مجلس علانیہ منعقد کی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے، نکاح کا اعلان کرو۔ (مشکوٰۃ شریف، جلد ثانی)

خفیہ نکاح شرائط کے مطابق اگرچہ منعقد ہو جاتا ہے، لیکن اس طرح کے نکاحوں میں بہت سے مفاسد ہیں جن سے اجتناب کرنا چاہئے۔

۳۔ عقد نکاح سے پہلے یا بعد، خطبۂ مسنونہ پڑھا جائے۔

۴۔ بہتر یہ ہے کہ نکاح مسجد میں کیا جائے، فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ نکاح مساجد میں کیا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف، جلد ثانی)

۵۔ رسم و رواج کے مطابق لمبی لمبی باراتیں لے جانا بھی شرعاً مذموم ہے، اس طریقہ کو ترک کیا جائے۔

۶۔ تقریب نکاح کے دوران خاص طور پر اس کا خیال رکھا جائے کہ کوئی خلاف شرع رسم و رواج اور گناہ کا کام نہ ہو مثلاً آتش بازی، اور فوٹو کھینچنا، ویڈیو فلم بنانا وغیرہ۔

۷۔ نکاح کے موقع پر لڑکی والوں کی طرف سے عمومی دعوت کے اہتمام پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں اس لئے اسے ضروری یا مسنون نہ سمجھا جائے۔

۸۔ بہتر ہے کہ اس مبارک تقریب کا انعقاد جمعہ کے دن رکھا جائے۔

۹۔ دولہا کے گلے میں نوٹوں کا ہار ڈالنا یہ قبیح رسم ہے اس سے احتراز کرنا چاہیئے۔

بہرحال شریعت میں نکاح تکلف وتصنع سے دور ایک سادہ عمل ہے، جسے آج ہم نے سب سے پر تکلف بنا لیا ہے اور خود ہی اپنے لئے مشکلات کا سامان مہیا کر لیا ہے، حالانکہ اسلامی فقہ سادگی کے ساتھ نکاح کی تعریف اس طرح کرتی ہے، نکاح ایسا عقد ہے جس سے عورت سے جسمانی نفع اٹھانے کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے، اور جو گواہوں (دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں اصالۃً یا وکالۃً ایجاب وقبول کے ذریعہ منعقد ہو جاتا ہے، اس عقد کی بناء پر مرد پر ''مہر'' اور بیوی کا نان ونفقہ اور اس کی ذمہ داری اور عورت پر شوہر کی اطاعت لازم ہوتی ہے۔

بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی (جدہ) کے

پندرہ سیمناروں اور فقہی اجلاسوں کی قراردادیں

اور سفارشات

اردو زبان میں شائع ہوگئی ہیں

ترتیب وتدوین ڈاکٹر عبدالستار ابوغدہ اردو ترجمہ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

شائع کردہ: ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی (مجلّہ فقہ اسلامی پی او بکس 17777 کراچی)

ملنے کا پتہ: فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ فیض القرآن {قاسم سنٹر اردو بازار کراچی} فون 2217776

☆☆☆ اتحاد امت وقت کی اہم ضرورت ہے ☆☆☆